''آوازۂ ماتم''

شاعر مودّت مولوی جعفر مہدی رزمؔ ردولوی

عزا کا چاند انوارِ شہیداں لے کے پھر آیا
دلوں کی روشنی داغِ درخشاں لے کے پھر آیا

نظر میں پھر گیا افسردہ منظر دشت غربت کا
کہ یادِ آفتِ راہِ بیاباں لے کے پھر آیا

حسینی کارواں کا ذکر ان کے رہروِ غم میں
کہوں کیا تازہ زخموں کا گلستاں لے کے پھر آیا

ہوا پھر کار فرما اقتدارِ تعزیہ داری
محرم تعزیت کا سازو ساماں لے کے پھر آیا

ہوئے بے چین دل آنکھوں سے آنسو ہوگئے جاری
خلش نشتر کی یہ قربِ رگ جاں لے کے پھر آیا

محرم آیا پھر دل بستگی غم ہوئی قائم
حسینیت کا زندہ عہد و پیماں لے کے پھر آیا

عزاخانے ہوئے گلزارِ غم پھر بوئے غم پھیلی
ہرے زخم کُہن ہوں ایسا عنواں لے کے پھر آیا

تڑپ اُٹھے جہاں بھی طینت فاضل کے ذرّے تھے
پیامِ درد وغم صد برق جولاں لے کے پھر آیا

وہی ہمدردی مظلوم کا بے ساختہ جذبہ
صدائے گریہ، اشکِ مرثیہ خواں لے کے پھر آیا

عزا کا یہ مہینہ باہزاراں رحمت وعظمت
جو مہماں کربلا کا تھا وہ مہماں لے کے پھر آیا

پیام اسلام کا حقّانیت پر ناز فرماتا
وہی شبیرؑ کا کارِ نمایاں لے کے پھر آیا

فضا تھرائی، گونجا پھر وہی آوازۂ ماتم
کوئی غیبی حُسینیت کا فرماں لے کے پھر آیا

تاسّی کا ملا پھر ایک موقع خستگانِ غم
محرم زورِ تقلیدِ شہیداں لے کے پھر آیا

وہی مشک وعلم سے پھر وفا کا تذکرہ نکلا
جو یادِ تشنہ وخوں گشتہ ارماں لے کے پھر آیا

دیا تبلیغ قربانی نے پھر احساس حریت
جلوس تعزیہ بیداری جاں لے کے پھر آیا

خطیبِ درد کے پھر ہونٹ کانپے نام آتے ہی
مصائب کا بیاں صد قلب لرزاں لے کر پھر آیا

فنا ہوکر رہیں گے سارے آثارِ یزیدیّت
کہ ہر آنسو کا قطرہ ایک طوفاں لے کے پھر آیا

بہ اُمیّدِ قبولیت یہ تیرا رزمؔ نوحہ گر
نیا اک نوحہ سرکارِ شہیداں لے کے پھر آیا